بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت، رسالت، نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

بسم الله الرحمن الرحیم

پہلا باب

اضطرار الی الحجّۃ

كِتَابُ الْحُجَّةِ

○ (بَابُ الْاضْطِرَارِ إِلَى الْحُجَّةِ)

[قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ: حَدَّثَنَا]

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُمَرَ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثْبَتَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ؟ قَالَ: إِنَّا لَمَّا أَثْبَتْنَا أَنَّ لَنَا خَالِقاً صَانِعاً مُتَعَالِياً عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ وَكَانَ ذٰلِكَ الصَّانِعُ حَكِيماً مُتَعَالِياً لَمْ يَجُزْ أَنْ يُشَاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلَا يُلَامِسُوهُ فَيُبَاشِرَهُمْ وَ يُبَاشِرُوهُ وَ يُحَاجَّهُمْ وَ يُحَاجُّوهُ، ثَبَتَ أَنَّ لَهُ سُفَرَاءَ فِي خَلْقِهِ؛ يُعَبِّرُونَ عَنْهُ إِلَى خَلْقِهِ وَ عِبَادِهِ وَ يَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَصَالِحِهِمْ وَ مَنَافِعِهِمْ وَمَا بِهِ بَقَاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَنَاؤُهُمْ؛ فَثَبَتَ الْآمِرُونَ وَ النَّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَبِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ، حُكَمَاءَ مُؤَدَّبِينَ بِالْحِكْمَةِ، مَبْعُوثِينَ بِهَا، غَيْرَ مُشَارِكِينَ لِلنَّاسِ عَلَى مُشَارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَ التَّرْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْوَالِهِمْ، مُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَ زَمَانٍ مِمَّا أَتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَ الْأَنْبِيَاءُ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ، لِكَيْلَا تَخْلُوَ أَرْضُ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقَالَتِهِ وَ جَوَازِ عَدَالَتِهِ.

ا۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دہریہ) نے کہا۔ انبیاء و مرسلین کے آنے کا ثبوت کیا ہے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ وصی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسولؐ سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر پر غالب آتا ہے تم اور احول کود پھاند کر کنارے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَحْوَلُ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقُولُ إِنْ طَرَقَكَ طَارِقٌ مِنَّا أَتَخْرُجُ مَعَهُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ، خَرَجْتُ مَعَهُ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجَاهِدُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاخْرُجْ مَعِي، قَالَ: قُلْتُ: لَا مَا أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَتَرْغَبُ بِنَفْسِكَ عَنِّي؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حُجَّةٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ نَاجٍ وَالْخَارِجُ مَعَكَ هَالِكٌ وَإِنْ لَا تَكُنْ لِلّٰهِ حُجَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ وَالْخَارِجُ مَعَكَ سَوَاءٌ، قَالَ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا جَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلَى الْخِوَانِ فَيُلْقِمُنِي الْبَضْعَةَ السَّمِينَةَ وَيُبَرِّدُ لِيَ اللُّقْمَةَ الْحَارَّةَ حَتَّى تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يُشْفِقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النَّارِ، إِذَا أَخْبَرَكَ بِالدِّينِ وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ شَفَقَتِهِ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ؛ خَافَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النَّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يُبَالِ أَنْ أَدْخُلَ النَّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمِ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: بَلِ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ: يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عليه السلام: «يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً» لِمَ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتَّى كَانُوا لَا يَكِيدُونَهُ وَلٰكِنْ كَتَمَهُمْ ذٰلِكَ فَكَذَا أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خَافَ عَلَيْكَ، قَالَ: فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي صَاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُنَاسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةً فِيهَا قَتْلِي وَ

صَلْبِي. فَحَجَجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَه، فَقَالَ لِي: أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ تَتْرُكْ لَهُ مَسْلَكاً يَسْلُكُهُ.

۵۔ ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کروگے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر! تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لقمے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کرلیتے بایں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جو ان کو آپ پر تھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نار جہنم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کرلیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کروں گا تو انھیں میرے دوزخ میں جلنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلایئے آپ افضل ہیں یا انبیاء انھوں نے کہا انبیاء۔ میں نے کہا۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائیں گے غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیونکہ تمہارے صاحب (امام جعفر صادقؑ) نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دیئے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپؑ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے پیچھے سے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔